﴾مقدس صحائف/ بائبل مقدس﴿

گورڈن ایچ کلارک

مدیر کا پیغام:

یہ مضمون پہلے اوینجیلیکل تھیالوجیکل سوسائٹی دسمبر 1963 کے شمارے میں چھپا۔اور پھر خدا کے ہتھوڑے میں شائع ہوا جس کا عنوان تھا،(بائبل مقدس اوراس کے ناقدین)اور پھراس کا چوتھا شمارہ 12.95 امریکی ڈالرابھی جلد ہی گزشتہ جولائی میں چھپا۔

علمِ خدا کے فلسفیانہ مسئلے میں یا تھیالوجی کی تعمیر میں، یا مذہبی پختگی کے لیے بائبل مقدس کا بطور الہامی جائزہ ضروری ہے۔چار مفکرین مندرجہ ذیل ہیں۔ڈاکٹر کینتھ جے فورمین، پروفیسر ایی رٹس ہیمری، ڈاکٹر جیمز ایچ گیلیے۔

جونیئر پروفیسر برائے عہدعتیق، فرام کولمبیا ہیمری اورڈاکٹر جان ایف لاکسن پروفیسر برائے عہدجدید کی تشریح از آسٹن پریسی ٹریس ہیمری۔

یہ تمام اس عام موضوع پر لکھتے ہیں کہ (کیا ہمیں اغلاط سے پاک بائبل مقدس کی ضرورت ہے۔

چاروں مضامین بائبل مقدس کی سچائی کے خلاف موجودہ دور میں ہرطرف پھیلے ہوئے حملے یا حرکت کا حصہ ہیں۔

ڈاکٹرفورمین اپنے پہلے مضمون میں اپنے آپ کو ایک خودساختہ اور بناوٹی سال جیسے کہ کیا ہمیں ہرقسم کے اغلاط سے پاک بائبل مقدس کی ضرورت ہے جوہمیں گناہ کا مجرم بنادے؟

کوئی بھی دلیل ہوجواب نہ ہی ہوگا۔بالکل ایک انسان گناہ کا مجرم ہوگا اس کے بغیر بھی کہ اس کے پاس بائبل نہ ہو یا اس نے کبھی بائبل مقدس دیکھی نہ ہو۔

مقدس صحائف

ہوسکتا ہے اس نے کسی مبشرِ انجیل کو سُنا ہو اور پاک روح اُسے مجرم قرار دے اس طرح کا جائزہ اور مطالعہ تو یہ ظاہر کرتا ہے کہ ابتدائی طور پر تو بالکل بھی درست نہیں اگر ہم بائبل مقدس کی سچائی جاننے میں دلچسپی رکھتے ہیں ۔

کچھ اس طرح کے بالکل نمبر متفقہ سوالات کے بعد ڈاکٹر فورمین سوال کرتا ہے ۔

کہ کیا یہ ضروری ہے کہ بائبل مقدس میں علمِ ارضیات بھی کسی ابہام سے پاک ہو؟ اس سے قبل کہ میں بائبل مقدس کے خدا پر ایمان لاؤں ؟

غیر متفقہ سوالات کے سلسلے اور ان کے دلیل کے ساتھ بھی غلط جوابات نے قاری کو سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ وہ منفی سوچ میں ڈوبا رہے ۔

لیکن اگر سوال کو تھوڑا پرکھا جائے تو سال کا منفی حصہ اتنا غیر منطقی نہیں ہے ۔

اگر بائبل مقدس علمِ ارضیات کے متعلق غلط ہے جو لکھاری حضرات کے لیے آسان تھا کہ اسے درست کر لیتے ۔تو کیا بائبل مقدس علمِ الہیات میں بھی غلط ہے جو علمِ ارضیات سے بھی مختلف ہے اور پیچیدہ بھی بہت تو اس سوال کو تصدیقی یا مثبت جواب بھی اتنا ہی منطقی ہے جتنا منفی جواب جو پہلے سوال کا تھا۔

پہلے مضمون/مراسلے کا ایک اور حصہ ہے جو منطق کی بجائے علمِ منفی یا نفی کرنے پر منحصر ہے ۔لکھاری لکھتا ہے بائبل مقدس میرے اغلاط متعلق ۔ بہت سے مومنین اغلاط سے پاک یا غلطی کی کوئی گنجائش نہیں والے نظریہ جو بائبل مقدس کے متعلق ہے۔ جب یہاں ایسی گمراہ کرنے والی مثالیں پیش کی جاتی ہیں کیوں کہ وہ بغیر دلائل کے نہیں سمجھی جاسکتیں کیونکہ

بائبل مقدس

جو شک و شبہات میں الجھے ہوئے دیکھائی دیتے ہیں ۔اور اگر اس تحریر کو سمجھیں کہ جو اغلاط بائبل مقدس میں آج ہی اصل نسخوں میں نہیں تھے ۔اور یہ نظریہ بھی ثابت نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اسے رد کیا جا سکتا ہے ۔اور جب ہمارے پاس اصل نسخہ جات ہوں گے تو پھر اس دلیل کی اہمیت کا اندازہ ہو جائے گا۔اور اس کا عملی اطلاق یہ کہتا ہے کہ اس وقت بات کرنا مناسب نہیں ہے اور ہمارے پاس جو بائبل مقدس ہے اس میں کچھ ابہام موجود ہے ۔

یہ دلیل ایک عمدہ سوال کرنے کے لیے بہترین ہے ۔اور علمِ نفی ی امنفی کرنے والا علم اس تجویز سے بات شروع کرتا ہے کہ جو اس بات کی کوشش ہے کہ الجھی ہوئی اور شک و شبہات والی مثالوں کو بیان کرئے ۔پس بائبل مقدس کی سچائی کے متعلق قری کے دماغ میں اور شک و شبہات پیدا ہو جاتے ہیں ۔لکھاری اس سچ کو چھپا لیتا ہے کہ جھوٹ پر تنقید کرنے والا بھاری بوجھ کا کوئی جواب یا وضاحت ممکن نہیں ہے ۔کئی ساری خود ساختہ جھوٹی مثالوں کو علمِ قدرتی کھنڈرات کی دریافتوں نے ختم کر دیا ہے یعنی جو شخص کدا کے کلام کو قبول کرتا ہے کے لیے ضروری نہیں کہ وہ ایسے ناقابل یقین تنقید کو جو بغیر ثبوت کے صرف دلیل ہے کہ مان لے یا اس سے ڈر جائے ۔اس دلیل میں ایک اور کمی یہ ہے کہ جب تک ہمارے پاس کوئی اصلی نسخہ ء بائبل مقدس نہیں ہے تب تک اس دلیل پر بات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔اس کو ہم تحریری/ادبی تنقید سے بے گانگی تصور کریں گے ۔

ہمارے پاس جو یونانی نیا عہد نامہ ہے اس میں موجود فرق کو اور کچھ خود نوشتہ تحریریں جو تعداد میں تھوڑی ہیں ۔

اور ان کے نتائج بھی تھوڑے فرق ہیں ۔

بہت سے ہجوں کے فرق کی وجہ سے مختلف ہیں یا پھر الفاظ کی ترتیب ،یا پھر کم اور زیادہ تفصیل جو ہماری سوچ کو زیادہ متاثر نہیں کرتی ۔اور یہ فرض کر لینا یا سوچنا کہ ہم اصل الفاظ کے متعلق بالکل کم علم ہیں جو اس دلیل کے تحت سوجھ بوجھ ہونی چاہیے تو ہم ادبی تنقید کی ساری

سائنس کو دور پھینک رہے ہیں ۔

اس سے یہ بھی اخذ کرتے ہیں کہ ہم بائبل مقدس کی کیسی ایک آیت کو بھی سچ ثابت نہیں کر سکتے ۔لیکن وجہ یہ نہیں کہ خودنوشتہ تحریر موجود نہیں ہے ۔ جو موجود نہیں وہ ثبوت کو حقیقی بنانے والا علم، جو تاریخ یا آثارِ قدیمہ ذرائع سے ہو۔ جس کے بغیر مومن بائبل مقدس کی سچائی کو قبول نہیں کرتا ۔اس لیے ہم ڈاکٹر فورمین کی خواہشات سے متفق نہیں کہ ہم ان معاملات کو بیان نہیں کرنا چاہیے ۔

جب تک اصلی مل نہ جائیں ۔ یہ ضرورت جو اس کے خیال میں چاہیے ہے اور اس کو بیان کر کے وہ خود محفظ ہے اس کے برعکس ہم دنیا کو یاد کروا دیں کہ ایک بار نا قدین بائبل مقدس نے زور لگا کر کہا تھا کہ ہٹی قوم کبھی دنیا میں موجود نہ تھی ۔

یہ فرض کریں کہ آثارِ قدیمہ کا مطالعہ کبھی بھی بائبل مقدس میں ہر آیت کو سچ ثابت نہیں کر سکتا اور حتی کہ ہر تاریخی فقرے کو ۔لیکن بائبل مقدس میں موجود سچائی کو ماننے کے لیے ہمیں ایسے پروفیسر حضرات کی (ویسٹ منسٹر اعتراف) کے سبق نمبر 1 جز نمبر 5 میں لکھی ہے پر غور کرنا چاہیے جو ان پریسٹر پروفیسر حضرات نے دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا۔

یہ عمدہ سمری جو بائبل مقدس کی تعلیمات ہے کے مطابق

ھمارا تمام عقیدہ اور بائبل مقدس کی سچائی پر پورا یقین اور تمام الھی اختیار تو باطنی طور پر روح القدس کا کام ھے جو ھمارے دلوں میں گواھی دیتاھے ۔

ڈاکٹر **جیمز ایل ماٹینر** بھی جھوٹی موٹی بائبل مقدس کی حاکیت کو بیان کرتے ہوئے اس کے بالکل گناہ سے/اغلاط سے پاک ہونے پر حملہ کرتا ہے اور پریسٹرین سیمنری کے پروفیسر کے اس طرح کی بات کرنا کتنا عجیب ہے ۔ وہ ایسا اس لیے کرتا ہے کیونکہ اس کا رومن کیتھولک محاورہ سے تعلق ہے کہ مندرجہ ذیل ہے ۔

اگر ہمارے پاس ایسی کتاب مقدس ہوتی جس کی قدرو منزلت اس کی اغلاط سے پاکیزگی میں مضمر ہے تو ہم اس کی قدر کو نہیں پاسکتے تھے جب تک ہمارے درمیان گناہ سے پاک انسان جو اس کا مطالعہ کر سکتے یا اس کو سمجھ سکتے ۔

یہ لازماً پوپ صاحب کا بیان ہوگا کہ غلطیوں سے پاک کلامِ مقدس کو ایک بے گناہ ہی تشریح کر سکتا تھا۔لیکن کیا کبھی کوئی پروٹسٹنٹ اس پاپائی حکم پر عمل کرے گا؟

اس طرح کی تصدیق میں زور کہاں پر ہے؟

اور کس طرح پوپ صاحب اور پروفیسر صاحب اپنی دلیل یا ڈیمانڈ کو ایک بے گناہ تشریح کرنے والے سے ثابت کر سکتے ہیں؟

کیا پروٹسٹنٹ کلیساء نے اپنے تاریخی ورثے کو کہ پرانی رومی تہمات سے دھوکہ نہیں کھانا کو بھلا دیا ہے؟

فرض کریں کہ سچ ہے کہ اغلاط سے پاک کلامِ مقدس کے لیے بے گناہ یا گناہ سے مبرا تشریح کرنے والا انسان ہی چاہیے تب تو یقیناً بائبل مقدس کے لیے ایک پاپائی چوپائی خط ہی درکار ہوگا جو اس کی تشریح کرے۔لیکن چونکہ پاپائی خط/مراسلہ جو اس نظریے کے متعلق ہے خود بھی اغلاط سے پاک نہیں پھر اس کو بیان کرنے کے لیے بھی بے گناہ انسان ہونا چاہیے۔جو کوئی بھی ہو اس کی تشریح بھی اغلاط سے پاک نہیں ہوگی۔اور اسے بھی ایک بے گناہ انسان سے تشریح کروانے کی ضرورت ہوگی۔اور پھر یہ سلسلہ آخرت تک چلتا جائے گا۔

ضرور پروفیسر صاحب کا یہ پاپائی مطالبہ بالکل فضول ہے پھر پروفیسر اس تحریر سے اختتام کرتا ہے کہ۔

بائبل مقدس کی حاکمیت دنیا کو بہتر دیکھائی اور بتائی جا سکتی ہے اس کے خوفناک طریقے سے سچائی کے دفاع سے نہیں بلکہ ایسی زندگیوں سے جہاں اس کے اختیار کی جھلک نظر آتی ہے ۔

ہم جواب دیتے ہیں کہ ایسے مقدسین کی زندگیوں کو کم کیے/ختم کیے بغیر جو بائبل مقدس کی وفاداری/تابعداری کرتے ہیں۔اور یہ کہ ہم بائبل مقدس کی حقانیت کے دفاع سے خوفزدہ نہیں بلکہ اس دودھاری اور دوطرفہ غلط اور غیر حقیقی دلیل سے خوفزدہ ہیں ۔پروفیسر کو تو اپنے علم منطق کے علم سے خوفزدہ ہونا چاہیے۔

ایسے آدمیوں سے ضرور پوچھنا چاہتے ہیں کہ بائبل مقدس کا کیا اختیار ہے اگر یہ سچ نہیں تو جدید آرتھوڈاکس یا جو کوئی نام بھی ان کو بھلا لگے۔بائبل مقدس کی حاکمیت اور اس کے متعلق خوب بات کرتے ہیں لیکن وہ خود بھی آگاہ اور صاف نہیں کہ ہمیں کس پر یقین کرنا چاہیے ۔کس کو ماننا یا کس کتاب کی عزت کرنی چاہیے جس میں غلطیوں اور ابہام کے شکوک پائے جاتے ہیں ۔کارل بارتھ یہ یاد رکھا جائے گا یعنی بائبل مقدس کے اوصاف نہ صرف اسکی ارضیاتی اغلاط یا پھر بہت سے علم صوفیانہ کی اغلاط بلکہ علیم الہیات کی اغلاط بھی شامل ہیں ۔لیکن اگر عقیدہ جو غلط ہے اسے کیوں اختیار کے ساتھ پڑھایا جائے یا تبلیغ کی جائے اس مقام پر علم منطق خود ہمیں حیران کردے گا۔اب ڈاکٹر مائیز کہتے ہیں کہ بائبل مقدس ایک اختیار والی کتاب ہے اور خود ایسا کرنے میں وہ ایسی بات کہہ جاتا ہے جو خود بہت وضاحت طلب اور کمزور ہیں کہ اُسے خود ان پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

پریسبٹیرین کو چاہیے کہ وہ بائبل مقدس پر ایمان کو مضبوط کریں ۔بائبل مقدس کی الہیات کے مطابق حاصل کرنے کی کوشش کریں اور یہ بائبل مقدس پر ایمان میں مضمر ہے ہمیں اسکو دیکھنا پڑے گا۔اس کی جانچ پڑتال کرنی ہوگی ۔اور ایمان کے مطابق جو صحیح ہے اُسے سیکھنا ہوگا۔یہ تصور سے انکار کرنا ہوگا۔کہ خدا سے کہیں وہ جسکی ہمیں ضرورت ہے اور ہم نے یہ نہ دیکھا ہو کہ خدا کے پاس کیا ہے؟ جو اس نے اپنے فضل بحکمت سے ہمیں دیا ہے۔

یہ عمدہ نصیحت ہے لیکن ان چاروں پروفیسر حضرات میں سے کسی نے بھی اس پر عمل نہیں کیا ہے ۔یہ بارتھ کی حالت یا مثال ہے ان کا بائبل مقدس سے متعلق نظریہ وہ نہیں جو خود بائبل مقدس اپنے آپ کے متعلق کہتی ہے ۔یہ وہ ہے جو ان لوگوں نے باہر سے بائبل مقدس پر

مسلط کیا ہے اور ابھی کہی جانے والی عبارت ۔ کے مطابق ہمیں اپنے نقطہ نظر کو بائبل مقدس ، اسکے الہام اور اس کی حاکمیت کے متعلق جو بائبل فرماتی ہے ڈھال لینا چاہیے ۔ پھر یہ کیا کہتی ہے بائبل مقدس یہ فرماتی ہے کہ تمام صحائف یعنی تمام الفاظ جو پرانے عہدنامے میں لکھے گئے ہیں ۔خدا کے منہ سے نکلے ہیں ۔

پاک آدمیوں نے فرمایا ان کے انہوں نے الفاظ بولے کیونکہ اُن کی روح پاک نے چھولیا تھا ۔

پرانے عہدنامے میں ایسی بہت سی مثالیں ملتی ہیں جن میں لکھا ہے کہ خداوند کے منہ سے یہ بولا گیا ۔ یا خداوند کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ بہت سی دوسری جگہوں پر ہم پڑھتے ہیں ۔خداوند کا کلمہ آیا ۔ تثنیہ شرع 18-18 میں لکھا ہے ۔ میں تمہارے منہ میں اپنے الفاظ کلمہ ڈالوں گا ۔ اور اسی طرح کی ملتی جلتی یرمیاہ 9-10 میں ملتی ہے ہر طرف بائبل مقدس اپنے آپ کے متعلق فرماتی ہے اور یہ زبانی الہام کے متعلق بتاتی ہے یہ الفاظ خدا کے الفاظ ہیں ۔ اور ان پاک الفاظ میں کہیں بھی نہیں لکھا کہ یہاں الفاظ میں ارضیاتی اغلاط اور الہیاتی اغلاط شامل ہوں گی ۔

پاک کلام کے مسودے کا کوئی بھی امتحان یا جائزہ کوئی ایسی گواہی ثابت نہیں کرسکتا ہے کہ کلام ایسی یا الہامی نہیں ہے ۔ اگر ہم بائبل مقدس کے متعلق اپنا عقیدہ وہاں سے لیں جو خود بائبل مقدس اپنے متعلق فرماتی ہے پس ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ یہ الفاظ اُس پاک خدا کے ہیں جو جھوٹ نہیں بولتا ۔ زبانی الہام کا عقیدہ بہت سی مذہبی درسگاہوں میں پسند نہیں کیا جاتا ۔ بہت سی بدمزہ تعلیمات جو بائبل مقدس فرماتی ہے اس کی زبانی الہام کے متعلق بائبل کی زبانی الہام سب سے زیادہ بدمزہ ہے ۔ غیر یقینی اور غیر ذہین کوششیں کی گئی ہیں تاکہ اس فلسفے کو روکا جائے یا اس کا انکار کیا جائے یا پھر اس کو بدل دیا جائے کسی اور چیز کے ساتھ ۔ اسے میکانکی ہے ۔ اس کو منجمد کہتے ہیں اور منجمد وہ شور ہے جو غالباً جو پیغام کو چھپا لیتی ہے ۔ منجمد الہام کی بجائے بدلے ہوئے اور تبدیل ہوتے ہوئے الہام کا نظریہ پھیلایا جارہا ہے ۔ اور مشکل صرف یہ ہے کہ یہ نظریہ ہی نہیں ہے ۔

یہ صرف ایک لفظ ہے جس میں تھوڑی سی کشش ہے ۔تا کہ ایک عام قاری اس سے کشش کھا کر اس کے فریب کا شکار ہو جاتا ہے۔

کیونکہ اس کے پاس کوئی اور ذریعہ یا دلیل نہیں ہوتا کہ اس کو ختم کر سکے یا اس کا انکار کر سکے ۔

المختصر نیئے آرتھوڈاکس کا نظریہ الہام بائبل مقدس سے نہیں ہے کیونکہ ان کے نظریات وہ نہیں جو بائبل مقدس سے ہیں بلکہ جوانہوں نے خود مسلط کیئے ہیں کہ الہام کیسا ہونا چاہیے۔

بالخصوص ، نیئے آرتھوڈوکس کے خیالات بائبل کا انکار ہیں اور یسوع کی تعلیمات سے اختلافی ہیں ۔کیا خداوند یسوع مسیح نے کبھی کلام مقدس میں اغلاط کا اعتراف کیا خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ ارضیاتی یا کوئی اور یا پھر پرانے عہدنامے میں سے کوئی غلطی کا اعتراف کیا ۔کیا یسوع مسیح نے کبھی کوئی ایسی کوشش کی کہ وہ خدائی یا انسانی گناہ سے پاکیزگی کو ملا سکے ۔

کیا خداوند نے کبھی بروئر کی طرح کہا کہ خدا اپنے آپ کو سچی اور جھوٹی آیات میں ظاہر کرتا ہے ۔کیا یسوع نے کبھی اغلاط تسلیم کیں ۔خداوند یسوع مسیح کے بائبل مقدس کے متعلق کیا خیالات تھے؟

یسوع مسیح کے بائبل مقدس کے الفاظ بہت واضح ہیں یسوع نے فرمایا لکھا ہے کہ اگر تم موسیٰ کی آیات کو نہیں مانتے تو میرے الفاظ /کلام کو کیسے مانو گے؟

کیونکہ کلامِ مقدس کو توڑا نہیں جا سکتا ۔

کیا ہمیں ایک غلطیوں سے پاک بائبل مقدس کی ضرورت ہے ۔ہمیں ایسی بائبل مقدس کی ضرورت ہے اگر ہم یسوع مسیح کی تعلیمات کا تضاد کرنا چاہتے ہیں ۔ہمیں زبانی الہام کی ضرورت ہے جب ہم یسوع کے کفارے پر ایمان اس کی بخشش کے عقیدے پر یقین رکھنا ہوگا۔اور اگر واقعی ہمیں خدا کا قابلِ بھروسہ علم حاصل کرنا ہے تو ہمیں بے گناہ ہونا پڑے گا۔کیونکہ اگر بائبل مقدس اپنے الہام میں درست ہوگا یا نظریہ معافی یا پھر کوئی اور پھر ہمارا صرف اور صرف نعم البدل اسی میں ہے کہ ہم بائبل سے متعلق کوئی بھی عقیدہ نہ مانیں جیسے آزاد

پسند گروپ یا نئے آرتھوڈوکس سوچتے ہیں یعنی کوئی خود ایسا لائحہ عمل تیار کریں جس سے ہم جو چاہیں بائبل میں ٹھیک مان لیں اور جس چاہیں غلط ٹھہرا دیں ۔ہم یہ ایمان اس لیے نہیں رکھتے کہ بائبل کہتی ہے ۔ بلکہ اس کی بنیاد میں عقل صوفی روحانیت یا کوئی وجوہات ہیں اور ہم بائبل کی حاکمیت سے انکار کرتے ہیں ۔

ہمارے خداوند کا کلام مقدس کے متعلق خیال بڑا مختلف تھا۔خداوند نے بمطابق لوقا 25-24 اپنے رسولوں سے فرمایا کہ وہ سارے پر ایمان لائیں ۔اور اگر یسوع ہمیں سچ نہیں بتاتا جب وہ کہتا ہے کہ بائبل مقدس یا صحائف کو جھٹلایا نہیں جا سکتا ۔اور کہ موسیٰ کے الفاظ/کلام درست ہے ۔ جیسے خود اس کا تو پھر ہم اس کے اس مبارک وعدے پر کیوں یقین کریں کہ (اے بوجھ سے دبے ہوئے میرے پاس آؤ)۔

ہمیں ہر طرح سے بائبل مقدس کے متعلق اپنے خیالات کو خداوند یسوع اور خود بائبل کے متعلق اپنانا چاہیے ۔اور یہی وہ بات جو آزاد خیال لوگ انکار کرتے ہیں ۔حتیٰ کہ کہہ بھی رہے ہوتے ہیں کہ ایسا کرو۔